[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 6.S.C.R

ازعدالت عظمی

اسٹیٹ آف یو۔ پی اوردیگر

بنام

ٹی۔ پی ۔لال سریواستوا

20 ستمبر 1996

[کے ۔رامسوامی اور۔جی ۔بی ۔پٹنائک،جسٹسز]

سروس کا قانون:

غبن کے الزام میں ملازمت سے برخاستگی –مجموعی بے ضابطگیوں کے ارتکاب کے لیے فرد جرم – ملازم کئی خطوط کے باوجود اپنا جواب جمع نہ کرنا– آجر نے ملازم کو غبن کا مجرم قرار دیا اور اسے ملازمت سے برخاست کر دیا– ملازم نے اسے چیلنج کیا اور عدالت عالیہ نے کہا کہ ملازم کو فراہم نہ کی گئی دستاویزات اور قانون کی غلطی سے خراب کارروائی –اپیل ہونے پر، آجر نے انکوائری نہیں کی حالانکہ ملازم جواب دینے سے گریز کرتا تھا– ملازم نے اپنا جواب جمع کرنے کا حق پہلے ہی چھوڑ دیا تھا– تاہم آجر نے ایک طرفی انکوائری کرنے کی ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں کیا تھا– تفتیشی رپورٹ کی کاپی پہنچانے اور ملازم سے وضاحت طلب کرنے کا تادیبی اختیار– اس کے بعد قانون کے مطابق منظور کیے جانے والے مناسب احکامات –تب تک ملازم کو اس کے تحت سمجھا جاتا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حداختیار 1996: کی دیوانی اپیل نمبر 12885۔

الہ آباد عدالت عالیہ کے C.M.W.P میں 15.3.93 کے فیصلے اور حکم سے۔ 1987 کا نمبر 12480۔

درخواست گزاروں کے لیے اے کے سریواستو کے لیے ارشد احمد۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اگرچہ مدعا علیہ کو 25 جنوری 1995 کو نوٹس بھیجا گیا تھا، لیکن آج تک نہ تو اعتراف موصول ہوا ہے اور نہ ہی غیر خدمت شدہ کور واپس کیا گیا ہے۔ ان حالات میں یہ سمجھا جانا چاہیے کہ جواب دہندہ کو نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ اسے ایک طرفہ مقرر کیا جاتا ہے۔

اجازت دی گئی۔

ہم نے اپیل کنندہ کے لیے فاضل وکیل کو سنا ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل الہ آباد عدالت عالیہ کے 15 مارچ 1993 کورٹ پٹیشن نمبر12480 / 87 میں دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔ تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ جب مدعا علیہ ایک سینئر مارکیٹنگ انسپکٹر کے طور پر کام کر رہا تھا، اس پر 23 نومبر 1984 کو ایک فرد جرم جاری کی گئی تھی جس میں اس سے ریاست یو پی سے باہر گندم کی نقل و حرکت میں سنگین بے ضابطگیوں کے الزامات کی وضاحت کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ چارج شیٹ پر جواب جمع کرنے کے بجائے، وہ جواب جمع کرنے میں ڈھیلے پن کا مظاہرہ کرتا رہا۔ مدعا علیہ کو لکھے گئے کئی خطوط غیر موثر ثابت ہوئے۔ نتیجتا، اپیل گزاروں نے 26 جون 1987 کو ایک فیصلہ لیا جس میں کہا گیا کہ مدعا علیہ کو غبن کا مجرم پایا گیا۔ نتیجتا انہیں ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔ مدعا علیہ نے اسے رٹ پٹیشن میں چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم میں حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مدعا علیہ کو دستاویزات فراہم نہیں کی گئی ہیں اور اس لیے قانون کی غلطی سے کارروائی کو خراب کیا گیا ہے۔ ہمیں ہائی کورٹ کے نقطہ نظر میں کوئی جواز نہیں ملتا؛ نتیجہ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اپیل گزاروں نے کوئی تفتیش نہیں کی ہے حالانکہ مدعا علیہ جواب دینے سے گریز کر رہا تھا۔ چونکہ مدعا علیہ نے جواب جمع کرانے سے گریز کیا تھا، اس لیے اس نے اپنا جواب جمع کرانے کا اپنا حق بھول لیا ہے۔ بہر حال، اپیل کنندگان یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا الزام ثابت ہوا ہے یا نہیں، ایک طرفہ انکوائری کرنے کے فرض سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ اگر انکوائری افسر کو معلوم ہوتا ہے کہ الزام ثابت ہو گیا ہے، تو وہ اس رپورٹ کو ڈسپلنری اتھارٹی کو پیش کرے گا۔ تادیبی اتھارٹی کو انکوائری رپورٹ کی کاپی مدعا علیہ کو پہنچانی چاہیے اور اس پر مجوزہ کارروائی کی وضاحت طلب کرنی چاہیے۔ اگر مدعا علیہ کوئی وضاحت پیش کرتا ہے تو اس پر غور کیا جا سکتا ہے اور قانون کے مطابق مناسب حکم منظور کیا جا سکتا ہے۔ تب تک، مدعا علیہ کو معطلی کے تحت سمجھا جانا چاہیے۔

اپیل کی منظوری اسی کے مطابق ہے، لیکن حالات میں، بغیر کسی اخراجات کے۔

جی۔این۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:16
I am the author of this document